۔ دوکوھہ مشرقی پنجاب ھندوستان کا ایک گاؤں ہے

اسکی تاریخ کچھ اسطرح سے ہے کہ سلطان بہلول خان لودھی جو کہ ہندوستان کا بادشاہ رہا اوراسکا چاچا تاتار خان لودھی جو گورنر تھا انہوں نے اپنے پیر و مرشد کو ترمذ سے بلوایا ۔ ترمذ اس زمانہ میں ترکستان کہلانے والے ملک میں تھا افغانستان کے بہت نزدیک تھا ۔موجودہ دور میں ترمذ اب ۔ ازبکستان میں شامل ہے

۔ یہ دور تھا اندازا آٹھ سو اڑسٹھ ھجری کا اندازا چودہ سو تریسٹھ عیسوی سال بنتا ہے

کچھ قلمی شجرہ جات سادات دوکوھہ سے یہ پتہ چلا کہ پرانا اصلی ترمذ شہر تو چنگیز خان منگول بادشاہ نے حملہ میں جلا ڈالا تھا ۔پھر ترمذ میں موجود سادات کرام کو پرانے ترمذ سے اندازا چھے میل دور ایک نئے ترمذ میں آباد کیا گیا تھا جسکو ترمذ خورد کہا گیا ۔اسکو صالح آباد بھی کہا گیا ۔ ۔خیوا ماورا النہر کا علاقہ تھا

یہاں سے ھی قدیمی قلمی شجروں کے مطابق سید خیر الدین جو بہلول خان لودھی کے مرشد تھے وہ چلے اور مختلف ممالک علاقوں سے ہوتے ہوے آخر جالندھر قدیم سے اندازا دو کوس اندازا دو سے ۔ چار کلو میٹر دور خیمہ نشیں ہوگئے

یہاں یہ بھی ذھن نشین رھے کہ سید محمّد مشتاق نقوی ماہر انساب ترمذی سادات جو سادات دوکوھہ کے عربی فارسی اردو زبانوں کے عالم تھے کے قلمی شجروں میں لکھا ہے کہ بادشاہ چنگیز خان منگول کی نسل میں جو پہلا منگول مسلمان ھوا وہ چنگیز خان کا پوتا یا نواسہ تھا جسکا نام الغو خان منگول تھا اور اسکو دس ہزار منگولوں کے طاقتور لشکر کے ساتھ سید خیر الدین ترمذی ھی کے پڑ ۔ دادا سید محمود ترمذی نے ترمذ خورد صالح آباد میں کلمہ پڑھوایا تھا

بہر حال سید خیر الدین ترمذی جب جالندھر سے دو کوس دور خیمہ نشین ہوے تو انسے اللہ وحدہ لا شریک نے مصلحتا کچھ عجیب کرامات کا ایسا ظہور کروا دیا کہ اس علاقہ کے سردار سمیت تقریبا پورا علاقہ ھی مسلمان ہوگیا اور پنج ہزاری سردار نے تو اپنی بیٹی سے سید خیر الدین ترمذی کا نکاح بھی کروا دیا ۔لیکن سید مشتاق نقوی صاحب کے قلمی شجروں کے مطابق وہ دوسری نو مسلم زوجہ ۔ بے اولاد ھی فوت ہوئیں

۔ اولاد سید خیر الدین ترمذی صرف پہلی زوجہ سے ھی چلی جو خود بھی سید زادی تھیں واللہ اعلم

پھر بہلول لودھی بادشاہ کے دربار میں آپ سے اللہ نے ایسی کرامت ظاھر کروا دی کہ وہ سادات عظام اور مشائخ جو آپکی نسبتا کالی رنگت کی وجہ سے آپکا تمسخر اڑا رہے تھے وہ حیران رہ گئے ۔ اور تب بہلول لودھی بادشاہ نے آپکو میراں سید خاص کا لقب دیا یعنی منفرد خاص سید

بہلول لودھی نے بہت بڑی زمین بھی انکو دی جہاں بہت ھی عظیم مدرسہ قائم ھوا ۔خواتین بھی درس ۔ دیتی تھیں ۔صدیوں یہ مدرسہ قائم رہا

سید خیر الدین ترمذی کے ساتھ قافلہ میں انکے بھتیجے سید میراں حسین بھی آئے تھے وہی سید خیر الدین ترمذی کے داماد بنے اور کچھ پشتیں نیچے انہی کی اولاد میں وہ بزرگ ولی اللہ پیدا ہوے جنکی شہرت جالندھر میں اپنے اجداد سے بھی زیادہ ہوئی یعنی جی ٹی روڈ جالندھر مزار والے بزرگ سید قطب الدین عرف پیر سید حاجی شاہ قطب ۔

سید خیر الدین ترمذی میراں سید خاص کو درویش چرم پوش بھی کہتے تھے کہ ہر وقت چمڑا کا لباس پہنی رکھتے تھے ۔

انکا مزار بعد میں مہاراجہ فتح سنگھ کپور تھلاہ نے تعمیر کروایا تھا ۔

سادات دوکوھہ تقسیم ہند تک دوکوھہ ھی میں رھے لیکن بعد میں تمام ھی پاکستان ہجرت کر گئے ۔

انکا موجودہ مرکز مسجد بیت الحزن سادات کالونی پکی ٹھاٹھی علامہ اقبال ٹاؤن سمن آباد لاہور ہے ۔شروع میں یہ کوریاں میں آباد تھے ۔اب فیصل آباد بہاول پور بھی انکے مرکز ھیں راولپنڈی وغیرہ میں بھی ھیں بلکہ اب تو دنیا بھر میں ھیں ۔

نسب سادات ترمذی دوکوھہ

سادات ترمذی دوکوھہ کا جو قدیم ترین قلمی شجرہ سید حافظ حافظ عبد الصمد عرف قدرت اللہ دوکوھہ والوں نے تقریبا ایک سو پچہتر سال قبل لکھا(یہ سال دو ہزار اٹھارہ ہے)

اسکے مطابق تو سادات ترمذی دوکوھہ حضرت امام علی ہادی النقی علیہ السلام کے امامزادے حضرت سید جعفر الثانی کی اولاد ھیں جیسا کہ پاک و ہند کے تقریبا تمام ھی نقوی دراصل نقوی جعفری ھی ھیں ۔اور جعفر ثانی کے بیٹے سید علی اصغر جد ھیں ۔ لیکن سید محمّد مشتاق صاحب نقوی ترمذی دوکوھوی بہاولپور ہیڈ ماسٹر صاحب کی تحقیق یہ تھی کہ یہ دونوں ھی نقوی ترمذی لڑیاں یعنی سادات نقوی ترمذی اولاد سید خیر الدین ترمذی میراں سید خاص درویش چرم پوش اور نقوی ترمذی بونیری اولاد سید علی غواص ترمذی پیر بابا بونیر سوات پاکستان یہ دونوں حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے بیٹے امام حسن عسکری علیہ السلام کے آگے بیٹے سید علی اکبر عبداللہ کی اولاد ھیں جیسا کہ سید بہا الدین نقشبند بخاری امام تصوف ۔سید قطب الدین مودود چشتی امام تصوف برھان الدین محقق ترمذی امام تصوف ۔سید ایشان ایملو خاوند محمود بابا تآج الدین اولیا ناگپور ۔خواجہ ولی کرانی خواجہ شال پیر بابا ۔مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی ۔سمیت بیشمار سادات قبائل اور معروف ھستیوں کے شجرے اسی شخصیت سے جڑے ھیں ۔بہر حال یہ ایک انتہائی اختلافی مسئلہ ہے ۔

سید خیر الدین ترمذی عرف میراں سید خاص درویش چرم پوش سے اوپر حضرت امام علی نقی علیہ السلام تک اختلافی روایات میں سے کچھ کے مطابق شجرہ اسطرح سے ھیں

امام علی نقی
سید جعفر
علی اصغر
عبداللہ

احمد
محمود ترمذی
محمّد فخر الدین
عز الدین
خیر الدین ترمذی میراں سید خاص چرم پوش

امام علی نقی
محمّد بلدی سمرقندی
محمود مکی
عابد عبد الرحیم
ابو الموید امیر علی جلال الدین گنج العلم بخاری شہید
شاہ ناصر خسرو امیر ترمز
حسام الدین
محمّد
عمر
جعفر
عثمان
اسحاق
محمود ترمذی
سید محمّد فخر الدین
سید عز الدین
خیر الدین ترمذی میراں سید خاص

امام علی نقی
جعفر ثانی
علی اصغر
عبداللہ
محمّد ثمر قندی
محمود مکی
جعفر علی
عبد الرحیم
ابو الموید امیر علی جلال گنج العلم بخاری شہید
شاہ ناصر خسرو امیر ترمذ پانچ سو پچانوے ھجری تا چنگیزی یورش حسام الدین
محمّد
عمر
جعفر
عثمان
اسحاق
محمود ترمذی
فخر الدین

عز الدین
خیر الدین ترمذی میراں سید خاص

امام علی نقی
جعفر ثانی
علی اصغر
عبداللہ
احمد
محمود
محمّد بخاری
محمّد اکبر بخاری
محمّد اصغر بخاری
احمد
محمود ترمذی
فخر الدین
عز الدین
خیر الدین ترمذی میراں سید خاص

امام علی نقی
حسین اکبر
محمّد
علی اکبر
محمود ترمذی
فخر الدین
عز الدین
خیر الدین ترمذی میراں سید خاص

کچھ ھی عرصہ قبل ھندوستان کی عظیم علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں موجود مخزن افغانی کتاب کی شرح سے ایک سید عادل حیدر شاہ زیدی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے یہ شجرہ لکھا

امام علی نقی
جعفر ثانی
علی اصغر
محمّد محدث شہید مزار نراغ ایران
علی اکبر۔
عبداللہ
محمود
حسین بصروی
فخر الدین مزار مصر

عز الدین بخاری شہید مزار افغانستان۔
۔ سید خیر الدین ترمذی میراں سید خاص۔

سید عادل حیدر شاہ زیدی صاحب کی بھیجی تحقیق کے مطابق سادات نقوی ترمذی دوکوھہ کا شجرہ سادات نقوی بلند شہر اتر پردیش سادات نقوی شکار پور اتر پردیش سے قریب ترین ہے ۔ایک اور قریبی لڑی سادات نقوی اورنگ آباد علی گڑھ کے قریب والی ہے اور سادات ترمذی سادات نقوی جعفری کی ھند میں معروف ترین لڑی ہے ۔سادات عظام جلالی نقوی بخاری اچوی بھی انہی نقوی ۔ سادات کے رشتےدار ھیں

انکے علاوہ نقوی ترمذی سادات عالم پور بگّا جالندھر سادات خنوڑا ھوشیار پور بھی سادات نقوی ترمذی دوکوھہ جالندھر ھی کے بزرگوں سے منسوب ھیں ۔لیکن سادات خنوڑہ ھوشیار پور بلخی نسبت لکھتے ھیں ۔واضح رہے کہ ترمذ بلخ بخارا سمرقند بلکہ افغانستان بھی ایک دوسرے سے زیادہ دور ۔ نہیں تھے

انکی تحقیق کے مطابق یہ لڑی ستارھویں عباسی بادشاہ کے زمانہ میں پاک و ھند میں داخل ہوئی تھی ۔پہلے یہ بزرگ طائف گئے وہاں سے نخیلہ شام کی طرف گئے وہاں سے السنجر گئے وہاں سے پھر ۔ پاک و ھند آ گئے

نراغ یا نراق ایران کے مرکزی صوبے کی کاؤنٹی دلیجان کا شہر ہے ۔وہاں سید محمّد محدث شہید کا ۔ مزار ہے

طائف مکہ شریف کے صوبے میں علاقہ ہے ۔نخیلہ کوفہ کے قریب شام کے راستہ میں ایک علاقہ ۔ ہے ۔اسکا موجودہ معروف نام عبّاسیت ہے

سنجر عراق کے کردستانی علاقہ میں نینوا صوبے کا ضلع ہے ۔اسکا نام شنگال بھی ہے ۔بصرہ شط العرب

۔ پر ایران اور کویت کے بیچ ہے

سید فخر الدین کے متعلق سید عادل حیدر شاہ زیدی نے بھی لکھا کہ وہ مصر میں مدفون ھیں اور سید مشتاق ترمذی نقوی نے لکھا تھا کہ سیدی فخر الدین شیخ الشیوخ مصر قبر در فراغہ مصر متصل در ۔مزار امام شافعی

نقوی سادات کی ھندوستان میں پہلی لڑی سادات نقوی واسطی تھے جو دس سو چالیس عیسوی میں ۔ داخل ہوے سادات نقوی امروہوی کہلاتے ھیں

۔ دوکوھہ قدیم اصلی نام تھا لیکن انگریز نے جب اسکو کنٹونمنٹ بنا دیا تو نام پھر دکوھہ ھو گیا

سید مشتاق نقوی صاحب کی تحقیقات کے مطابق تو سید علی غواص ترمذی پیر بابا سوات بونیر جو کہ عالم اسلام کی عظیم ترین شخصیات میں سے ایک سید جمال الدین ترمذی عرف جمال الدین افغانی کے بھی جد تھے انھوں نے ھی دوکوھہ جالندھر کے ترمذی سادات میں زمینوں کی تقسیم کروائی۔

۔ سید خیر الدین ترمذی سے اس مقالہ کو لکھنے والے تک شجرہ یوں ہے

سید خیر الدین ترمذی میراں سید خاص چرم پوش

رحم اللہ کبیر الدین بڈھا

علی

شہاب الدین شیخو

سعد اللہ

شاہ نور

شاہ نصیب

جان علی

محمّد

شمس الدین

علامہ مولوی سید روح الامین

عمر بخش

جناب علی

طالب حسین

فہیم الاحسن

علی الاحسن

سید علی الاحسن نقوی ترمذی دوکوھوی اولاد سید خیر الدین ترمذی میراں سید خاص چرم پوش
دوکوھہ کنٹونمنٹ جالندھر ۔

00923230511895

Aulahsan@gmail.com

نوٹ سید خیر الدین ترمذی میراں سید خاص چرم پوش کا مزار اب رامہ منڈی جالندھر کنٹونمنٹ ریلوے سٹیشن کے قریب فوجی ڈپو کے علاقہ میں ہے ۔میلہ اب ھندو روایات کے مطابق اندازا پندرہ سولہ اٹھارہ جون ھاڑ کے دیسی مہینہ میں ھوتا ہے ۔